REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ — ربوہ

خطبہ نمبر ۸

یوم چہار شنبہ — فی پرچہ نئے پیسے

۶ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ

جلد ۵۰/۱۵ — ۲۲ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش — ۲۲ فروری ۱۹۶۱ء — نمبر ۴۳

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

## ربوہ میں یومِ مصلح موعود کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی

### عظیم الشان جلسے کا انعقاد۔ پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت اور اسکے مہتم بالشان ظہور پر ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۔ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۱ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ بعد دوشنبہ ربوہ میں "یوم مصلح موعود" کی تقریب بڑے اہتمام سے منائی گئی۔ اس بابرکت تقریب کے موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علمائے سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت اور سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے وجود باجود میں اس کے نہایت مہتم بالشان طریق پر پورا ہونے اور اس کے نتیجہ میں دنیا کے کناروں تک رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس طرح ثابت کیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود اسلام و احمدیت کی صداقت کے حق میں ایک مجسم برہان کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ خدائی وعدوں کے عین مطابق آپ کی موعودہ اولوالعزمی کے طفیل آج دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا جھنڈا پھر بلند ہو چکا ہے۔ اور زمین کے کناروں تک دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اس شان سے ظاہر ہو رہا ہے کہ ایک دنیا اسلام کی طرف کھچی چلی آ رہی ہے۔ علمائے سلسلہ نے اپنی تقریروں میں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی موعودہ اولوالعزمی اور حضور کے عظیم الشان کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے علاوہ اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ ہم جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے اس موعودہ دور میں مصلح موعود کے دامن کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس وابستگی کے نتیجے میں ہم پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔

اس عظیم الشان جلسے کا آغاز ٹھیک ۹ بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی محمد منور صاحب نے کی بعد ازاں مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب شکر نے "کلام محمود" میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک پُر معارف نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے ایک نہایت برجستہ اور ایمان افروز تقریر کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا اور اس کے پُر شوکت و پُر عظمت الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ آپ کے بعد مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے پیشگوئی میں بیان کردہ ایک ایک علامت پر روشنی ڈال کر واضح کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی اس پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں۔ بعدہٗ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پیشگوئی مصلح موعود کے ظہور سے متعلق معترضین کے بعض اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے ایک نہایت درجہ ایمان افروز تقریر فرمائی اور نہایت واضح طور پر ثابت کیا کہ مصلح موعود کا حضرت مسیح موعودؑ کی مبشر اولاد میں سے ہی ظاہر ہونا ضروری تھا۔ ازاں بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ایک پُر جوش تقریر میں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعہ زمین کے کناروں تک اسلام کی اشاعت اس کے نہایت درجہ خوشکن اثرات اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و شان پر ایک مبسوط اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک ٹھوس اور پُر مغز تقریر میں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی زیر قیادت جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں پر نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک نہایت عالمانہ تقریر میں پیشگوئی کی عظمت و اہمیت واضح کرنے کے علاوہ پیشگوئی میں بیان کردہ ایک علامت "مظہر الاول والآخر" کی نہایت لطیف تشریح بیان کی اور اس کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پورا ہونا ثابت کیا۔ آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

دوران جلسہ میں بہت سے احباب نے "یوم مصلح موعودؓ" کی مناسبت سے بعض روح پرور دینی نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین میں سے "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک تازہ نظم پڑھ کر سنائی اور عزیز محمد یٰسین ابن مکرم محمد یعقوب صاحب خوشنویس نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی معرکۃ الآرا نظم "تریاک دعائے خاص" نہایت پُر سوز و پُر درد لہجے میں پڑھی۔ بالآخر صاحب صدر کی تقریر کے بعد ایک پُر سوز اجتماعی دعا پر یہ عظیم الشان جلسہ پونے بارہ بجے دوپہر کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

سہ پہر کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھی ایک خاص تقریب منعقد ہوئی جس میں بزرگان سلسلہ کے علاوہ دو درجن کے قریب مبلغین اسلام نے بھی شرکت کی۔ رات کو ربوہ کی مرکزی عمارتوں پر بجلی کے قمقموں سے چراغاں ہوا۔

## چندہ وقفِ جدید سالِ چہارم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر جماعت جلد سے جلد وعدوں کی فہرست مکمل کر کے دفتر میں بھجوائے۔ یاد رہے کہ وعدوں میں کچھ نہ کچھ زیادتی ضرور ہونی چاہیئے۔ تاکہ جماعت کا قدم آگے بڑھے پیچھے نہ ہٹے۔"

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

# خطبہ جمعہ

## رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو!

### یہ قبولیت دعا کے خاص ایام ہیں ان میں خدا تعالیٰ خود اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ رمئی ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبۂ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

### یہ مہینہ رمضان کا ہے

اور آج اس پر پانچواں دن گزر رہا ہے دوستوں کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ جمعہ اور رمضان کو آپس میں ایک مشابہت حاصل ہے اور وہ یہ کہ جمعہ بھی قبولیت دعا کا دن ہے اور رمضان بھی قبولیت دعا کا مہینہ ہے جمعہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کے لئے مسجد میں آجائے اور خاموش بیٹھ کر ذکر الٰہی میں لگا رہے امام کا انتظار کرے اور بعد میں اطمینان کے ساتھ خطبہ سنے اور نماز با جماعت میں شامل ہو تو اس کے لئے خاص طور پر خدا تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں اور پھر ایک گھڑی جمعہ کے دن ایسی بھی آتی ہے کہ جس میں انسان جو دعا بھی کرے وہ قبول ہو جاتی ہے۔

### قانون الٰہی کے ماتحت

اس حدیث کی یہ تعبیر تو ضرور کرنی پڑے گی کہ وہی دعائیں قبول ہوتی ہیں جو سنت اللہ اور قانون کے مطابق ہوں۔ لیکن جہاں یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ وہاں یہ آسان امر بھی نہیں۔ جمعہ کا وقت دوسری اذان سے یا اس سے کچھ دیر پہلے سے شروع ہو کر نماز کے بعد سلام پھیرنے تک ہوتا ہے اگر یہ دونوں وقت ملائے جائیں اور خطبہ جمعہ چھوٹا بھی ہو تو یہ وقت آدھا گھنٹہ ہو جاتا ہے اور اگر خطبہ لمبا ہو جائے تو یہ وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس ایک گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب انسان کوئی دعا کرے تو وہ قبول ہو جاتی ہے لیکن اس نوے منٹ کے عرصہ میں انسان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ آیا پہلا منٹ قبولیت دعا کا ہے۔ دوسرا منٹ قبولیت دعا کا ہے یا تیسرا منٹ قبولیت دعا کا ہے یہاں تک کہ نوے منٹ کے آخر تک انسان کسی منٹ کے متعلق بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔ گویا وہ گھڑی جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے ۹۰ منٹ میں تلاش کرنی پڑے گی۔ اور وہی شخص

### قبولیت دعا کا موقعہ

تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکے گا۔ جو برابر ۹۰ منٹ تک دعا کرتا رہے اور ۹۰ منٹ تک برابر دعا میں لگے رہنا اور توجہ کو قائم رکھنا ہر ایک کا کام نہیں بعض لوگ تو پانچ منٹ تک بھی اپنی توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ مثلاً میں اس وقت خطبہ پڑھ رہا ہوں انسان ادھر ادھر نظر مارتا ہی ہے میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سنتیں پڑھ رہے ہیں اور یکدم ان کی آنکھ ادھر ادھر جا پڑتی ہے۔ سنتوں پر ڈیڑھ دو منٹ لگتے ہیں مگر اس تھوڑے سے وقت میں بھی وہ کبھی دائیں دیکھتے ہیں۔ کبھی بائیں دیکھتے ہیں۔ کبھی زمین کی طرف دیکھتے ہیں اور کبھی آسمان کی طرف دیکھتے ہیں جب ڈیڑھ دو منٹ تک توجہ کو قائم رکھنا بھی مشکل ہے تو ۹۰ منٹ تک دعا کرتے رہنا۔ ذکر الٰہی میں لگے رہنا اور توجہ کو ایک ہی طرف قائم رکھنا آسان امر نہیں ہو سکتا۔ پس بظاہر تو یہ آسان بات نظر آتی ہے۔ چنانچہ بعض لوگ کہتے بھی ہیں۔ کہ

### یہ کتنا آسان گر ہے

لیکن باوجود اسکے کہ یہ آسان گر ہے۔ دس ہزار تو کیا دس لاکھ میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو اس وقفہ میں دعا قبول کرانیکی کوشش کرتا ہو اگر ہر ایک سے پوچھا جائے کہ تم نے اپنی ۲۰۔ ۳۰ یا ۴۰ سال کی عمر میں کتنی دفعہ اس موقعہ پر دعا قبول کرانے کی کوشش کی ہے تو غالباً ۹۹ فیصدی بلکہ $99\frac{3}{4}$ فیصدی ایسے لوگ نکلیں گے جو کہیں گے کہ ہمیں تو کبھی اس کا خیال ہی نہیں آیا ہو سکتا ہے کہ کوئی کہہ دے۔ میں نے دعا مانگی ہے لیکن کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے اس گھڑی کو پکڑنے کی کوشش کی ہے۔ غرض اس مبارک گھڑی کو پکڑنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان نوے منٹ تک برابر دعا میں لگا رہے کہنے کو تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ بڑا آسان گر ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو گر کہا جاتا ہے کروڑوں میں سے ایک انسان بھی اسے پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتا بہرحال یہ دن بھی ان دنوں میں سے ہے۔ جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ادھر رمضان کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان ایام میں دعائیں قبول ہوتی ہیں جو لوگ راتوں کو اٹھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے قریب ہو جاتا ہے اور ان کی مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ غرض رمضان کے ایام بھی ایسے ہیں جن میں

### دعائیں قبول ہوتی ہیں

خصوصاً لیلۃ القدر میں دعاؤں کی قبولیت کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے اس رات کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلٰم۔ ھی حتی مطلع الفجر (سورۃ القدر) یعنی سورج کے ڈوبنے سے لیکر صبح تک کلام الٰہی لانیوالے فرشتے اترتے رہتے ہیں اور سلامتی رحمتیں اور برکتیں بنی نوع انسان پر چھوڑ جاتی ہیں۔ غرض جمعہ اور رمضان دونوں اپنے اندر برکتیں رکھتے ہیں۔ لیکن اگر جمعہ اور رمضان دونوں جمع ہو جائیں تو تم سمجھ سکتے ہو کہ اس وقت کتنی برکات کا اجتماع ہو جائیگا آج جمعہ بھی ہے اور رمضان بھی ہے پنجابی میں مثل ہے چپڑی اور پھر دو۔ دو۔ ہمارا ملک غریب تھا لوگ سمجھتے تھے کہ چپڑی ہوئی روٹی ایک ہی مل سکتی ہے۔ دو نہیں مل سکتیں۔ اس لئے یہ مثل بن گئی کہ روٹی چپڑی ہوئی ہو۔ اور پھر دو مل جائیں تو اور کیا چاہیئے

اس طرح جسے قبولیت دعا کے دو مواقع مل جائیں اسے اور کیا چاہیئے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان ان ایام سے فائدہ اٹھائے۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر

### برکتوں کے دن

آتے ہیں لیکن وہ ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق نہیں رکھتے۔ مثلاً نابالغ بچے ہیں۔ ان پر روزے فرض نہیں اور نہ وہ روزے رکھ سکتے ہیں یا بوڑھے ہیں۔ ان کے قویٰ انہیں جواب دے چکے ہوتے ہیں۔ روزے ان پر فرض بھی نہیں اور وہ رکھتے بھی نہیں۔ یا مثلاً بیمار ہیں۔ ان کی قوت مضمحل ہو چکی ہوتی ہے۔ اور روزہ رکھنے سے خدا تعالیٰ نے انہیں منع فرمایا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو ان ایام سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بھی حاصل ہوتی ہے اور ان میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی ہوتی ہے۔ اور ماحول بھی ایسا ہوتا ہے۔ جو انہیں روزہ رکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے اس فضل اور احسان سے کہ جو بیمار ہیں وہ روزہ نہ رکھیں وہ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور بیمار بن جاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ تم سوئے ہوئے کو تو جگا سکتے ہو۔ لیکن جو مچلا بنتا ہے اور وہ جاگنا نہیں چاہتا اسے نہیں جگا سکتے اس لئے کہ سوئے ہوئے شخص کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کوئی شخص اُسے جگا رہا ہے۔ اس لئے جونہی تم اسے ہاتھ لگاؤ گے وہ جاگ اٹھے گا۔ لیکن جو مچلا بنتا ہے اسے علم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اُسے جگا رہا ہے اس لئے وہ نہیں جاگے گا اسی طرح جو لوگ بیمار بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے اس فضل اور احسان سے جو بیماروں پر ہے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں ان کا تو کوئی علاج ہی نہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں صحت دی ہوتی ہے ایمان دیا ہوتا ہے وہ

## رمضان کی قدر و قیمت

کو سمجھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ایک مہینہ کے برابر لمبی سرنگ آ جاتی ہے جس میں سے گزرتے ہوئے وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو حاصل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے اپنی دعائیں منواتے ہیں جن کو قبول کروانے کی صورت پہلے نظر نہیں آتی تھی۔ یہ لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی حالت اور ہوتی ہے اور جب رمضان سے نکلتے ہیں تو ان کی حالت اور ہوتی ہے۔ بعض دفعہ وہ رمضان کے مہینہ میں ننگے داخل ہوتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی عطا کی ہوئی خلعتوں سے لدے ہوئے نکلتے ہیں۔ بعض دفعہ روحانی بیماریوں سے مضمحل اور خمیدہ کمر کے ساتھ رمضان میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن چست و چالاک اور تندرست شخص کی شکل میں رمضان سے باہر آتے ہیں۔ کئی لوگ روحانی طور پر اندھے داخل ہوتے ہیں۔ لیکن سجاکھے اور تیز نظر والے بنکر باہر نکلتے ہیں۔ کئی دل کے جذامی اس مہینہ میں داخل ہوتے ہیں لیکن جب یہ مہینہ ختم ہوتا ہے۔ تو ان کے چہروں پر خوبصورتی، رعنائی اور شادابی کا منظر ہوتا ہے جسے ہر شخص دیکھتا ہے اور واہ واہ کرتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس کی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور بد قسمت ہیں وہ لوگ جن کے لئے خدا تعالےٰ خود اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھولتا ہے اور وہ منہ پھیر لیتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ ان پر بھی فضل کرے جو خدا تعالےٰ کی برکتوں اور رحمتوں سے فائدہ اٹھانیکی کوشش کرتے ہیں اور انکو بھی ہدایت دے جو اپنی جسمی نابینائی کی وجہ سے اسکی رحمتوں اور فضلوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت عظیم الشان اور روح پرور تقریر

## مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں نہایت اہم اور ضروری ہدایات

### جو لوگ اسلام قبول کریں ان میں اسلام کی حقیقی روح پیدا کرنے کی بھی کوشش کرو

### جو شخص مغربیت کی رَو کا مقابلہ نہیں کرتا وہ اسلام کی خاطر ہرگز حقیقی قربانی نہیں کر سکتا

۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء بمقام قادیان

(۲)

پس محض انگلینڈ یا امریکہ میں چلے جانا کوئی قربانی نہیں۔ میں احمدیوں میں سے ایسے کئی پیش کر سکتا ہوں جو وہاں جانے کے لئے تیار ہیں بلکہ دو تین احمدی تو گزشتہ دنوں یہاں تک کہتے تھے کہ ہمیں آپ صرف سرٹیفکیٹ دے دیں۔ ہم امریکہ میں مفت تبلیغ کرنے کے لئے تیار ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ہر سال دو تین آدمی ایسے ضرور آ جاتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم نہ تنخواہ مانگتے ہیں نہ سفر خرچ بلکہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں سرٹیفکیٹ دے دیں تا امریکہ میں ہمیں داخل ہونے کی اجازت مل جائے اور وہاں کی جماعت کو کہہ دیا جائے کہ وہ ذرا ہمارا خیال رکھے۔ ہم نے اپنے اخراجات کا بھی انتظام کر لیا ہے۔ آپ صرف اتنا کریں کہ ہمیں سرٹیفکیٹ دے دیں۔ پس خالی انگلینڈ یا امریکہ میں جانا کوئی چیز نہیں بلکہ

### اصل چیز یہ ہے

کہ انسان اس روح اور اس ارادہ سے جائے کہ میں نے وہاں سچا اسلام پیدا کرنا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مغربی ممالک میں اب تک سچا اسلام پیدا کرنے میں ہمیں پوری کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے مبلغین صرف یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ دس بیس یا پچاس سو آدمی ہمیں مسلمان دکھاویں وہ اس بات کی کوشش نہیں کرتے کہ ایک سچا اور صاف مسلمان خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کریں۔ حالانکہ ہمارے سامنے سو مسلمان پیش کر دینا کوئی بات نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے سامنے ایک سچا مسلمان پیش کرنا بہت بڑی بات ہے۔ پس

مغرب میں جانے والے مبلغین میں سے ہم اسی کو صحیح قربانی کرنے والا سمجھ سکتے ہیں جو مغرب کی رَو کا مقابلہ کرے جو شخص اس رَو کا مقابلہ نہیں کرتا اسے حقیقی قربانی کرنے والا ہم ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ یہ خواہش ہزاروں لوگوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے کہ وہ امریکہ یا انگلینڈ جائیں اور سوائے ان دو فیصدی کے جن کے نزدیک وہاں کے تمام

### آرام و آسائش کے سامان

گھر کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے وہ یہاں ہل چلانا پسند کر لیں گے مگر امریکہ کی بجلی کو جس سے وہاں ہر کام ہوتا ہے ناپسند کریں گے۔ اس قسم کے لوگوں کے لئے بیشک وہاں جانا بھی قربانی ہے مگر ہمارے پانچ سات مبلغوں میں سے کوئی ایک ایسا ہوگا ورنہ میجارٹی ایسے لوگوں کی نہیں ہے۔ میجارٹی ایسے ہی لوگوں کی ہے جو دنیوی آرام و آسائش والی جگہ میں جا کر قلیل آرام والی جگہ کو بھول جاتے ہیں۔ پس ان مبلغین کا استثنا کرتے ہوئے جن کی طبائع ایسی نازک واقعہ ہوتی ہیں اور جن کا مغربی ممالک میں جانا بھی ایک قسم کی قربانی ہے۔ خواہ یہ جذباتی قربانی ہی ہے مادی نہیں۔ کیونکہ ایسے شخص کو بہر حال وہاں کا آرام پہنچ رہا ہوتا ہے۔ گو اسکے جذبات اور ہوں

### اصل اور حقیقی قربانی یہ ہے

کہ مغربی رَو کا مقابلہ کیا جائے۔ اگر ہم اس رَو کا مقابلہ نہیں کرتے۔ تو یقینی طور پر ہم اس مقصد میں ناکام رہتے ہیں۔ جس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بھیجا جاتا ہے۔ یا جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے ہم نے اپنے آپ کو پیش کیا تھا

پس اس امر کا کوئی سوال نہیں کہ وہاں ایک شخص مسلمان ہوتا ہے یا دو۔ اس امر کا کوئی سوال نہیں کہ تمہاری کوششوں کا نتیجہ اچھا نکلتا ہے یا بُرا۔ نتیجہ کے تم ذمہ وار نہیں قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ صاف طور پر فرماتا ہے لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ اگر تم اسلام پر قائم رہتے ہو تو خواہ ساری دنیا اسلام پر قائم نہیں رہتی، خدا تم سے یہ نہیں پوچھے گا۔ کہ تم نے کیوں اس قدر کوشش نہ کی۔ کہ وہ اسلام لانے پر مجبور ہو جاتی لیکن اگر تم گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ تو پھر خدا تم سے ضرور مواخذہ کریگا۔ پس جو شخص وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنانے یا ان کو مسلمان کہلانے کے شوق میں اسلامی تمدن، اسلامی احکام اور اسلامی اصول میں سے ایک چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی نظر انداز کرتا ہے۔ وہ خدا کے لئے لوگوں کو مسلمان نہیں بناتا بلکہ اپنے نام اور اپنی شہرت کے لئے انہیں مسلمان بناتا ہے۔ پھر اگر اس راہ میں وہ مر بھی جاتا ہے تو خدا تعالےٰ کے حضور کسی اجر کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ تاریخوں میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو جنگ میں کفار سے بڑے زور سے لڑ رہا تھا مجھے صحیح یاد نہیں کہ احد کی جنگ تھی یا کوئی اور، بہرحال ایک جنگ میں ایک شخص نہایت جوش سے لڑائی کر رہا تھا۔ اور کفار کو قتل کر رہا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص نے دنیا کے پردہ پر چلتا پھرتا دوزخی دیکھنا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے صحابہ رضؓ نے جب یہ سنا تو وہ سخت حیران ہوئے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جو شخص اس وقت سب سے زیادہ اسلام کیلئے قربانی کر رہا ہے وہ دوزخی ہو

ایک صحابیؓ کہتے ہیں بعض لوگوں کے چہروں پر تردد کے آثار دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس شخص کو نہیں چھوڑوں گا جب تک اس کا انجام نہ دیکھ لوں چنانچہ وہ اس کے ساتھ ہو لئے یہاں تک کہ اسی لڑائی میں وہ زخمی ہوا جب اسے میدان جنگ سے الگ لے جایا گیا تو شدید کرب کی حالت میں وہ اس قسم کے الفاظ اپنی زبان سے نکالتا جن میں خدا تعالےٰ کی رحمت سے مایوسی اور اس کے متعلق اظہار شکوہ ہوتا لوگوں نے جب دیکھا کہ اس کی حالت نازک ہے تو انہوں نے اس کے پاس آنا شروع کیا اور کہنے لگے ابشر یا فلاں تجھے جنت کی بشارت ہو۔ مگر وہ اس کے جواب میں کہتا مجھے

## جنت کی بشارت

نہ دو بلکہ دوزخ کی بشارت دو۔ کیونکہ میں خدا کے لئے نہیں لڑا تھا بلکہ اپنے نفس کے لئے جنگ میں شامل ہوا تھا اور کفار کا میں نے اس لئے مقابلہ کیا تھا کہ میں نے بعض پرانے بدلے ان سے لینے تھے۔ آخر جب درد کی شدت زیادہ ہوگئی تو اس نے زمین میں ایک نیزہ گاڑا اور اس پر اپنا پیٹ رکھ کر خودکشی کرلی۔ وہ صحابی جو اس شخص کا انجام دیکھنے کے لئے اس کے ساتھ لگے ہوئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ اس نے خودکشی کرلی تو وہ رسول کریمؐ کے پاس آئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت صحابہؓ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس صحابیؓ نے آتے ہی بلند آواز سے

## کلمہ شہادت پڑھا

اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے رسول ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور یہ کہ میں اس کا رسول ہوں۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا تم نے یہ کلمہ شہادت کیوں پڑھا ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ نے ایک شخص کے متعلق آج یہ کہا تھا کہ اگر کسی نے دنیا کے پردہ پر چلتا پھرتا دوزخی دیکھنا ہو تو وہ اس کو دیکھ لے تو مجھے محسوس ہوا کہ بعض لوگوں کے دل میں تردد پیدا ہوا ہے۔ اس وجہ سے میں اس کے ساتھ ہی رہا تاکہ میں اس کا انجام دیکھوں چنانچہ میں اب بتانے آیا ہوں کہ حضورؐ کی بات درست نکلی اور اس نے خودکشی کرلی ہے تو دنیا میں انسان ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کے لئے بھی قربانیاں کر لیتا ہے۔ دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ وہ

## قربانی کس مقصد کے لئے کی جا رہی ہے

جب قربانی کسی اعلےٰ مقصد کے لئے کی جا رہی ہو تو وہ قابل قدر ہوتی ہے لیکن وہی قربانی جب ادنیٰ مقاصد کے لئے کی جائے تو اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں رہتی ہجرت دیکھو تو کیسی اعلےٰ چیز ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ مہاجر بھی ایک درجہ کے نہیں ہوتے بلکہ لوگ بعض دفعہ اس لئے ہجرت کرتے ہیں کہ کوئی کسی عورت کے لئے ہجرت کرتا ہے کوئی کسی کے لئے کوئی کسی کے لئے مگر فرمایا اصل ہجرت وہی ہے جو خدا تعالےٰ کے لئے کی جائے اس کے مطابق دنیا کے پردہ پر دیکھ لو۔ عورتوں کی خاطر قربانیاں کرنے والے ملتے ہیں یا نہیں۔ ہائیکورٹ کے ججوں کے فیصلے پڑھ کر دیکھ لو۔ بیسیوں کیس شائع ہوتے ہیں جن میں لوگ ایک دوسرے کا محض اتنی سی بات پر سر پھاڑ دیتے ہیں کہ فلاں عورت سے میں شادی کروں گا تم شادی نہیں کر سکتے۔ نفسانی جذبات کی شدت میں انسان بعض دفعہ عورت کے لئے بھی اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ پھر کیا فرق ہے ان قربانی کرنے والوں میں اور ان قربانی کرنیوالوں میں جنہوں نے محمد رسول اللہؐ کے دین کی خاطر اپنی جانیں دیں

## فرق صرف یہی ہے

کہ ایک نے سفلی جذبات کے لئے قربانی کی اور دوسرے نے اعلےٰ جذبات کے ماتحت قربانی کی۔ اسی طرح اگر کوئی دکھاوے کے لئے لوگوں کو نام کے مسلمان بناتا اور محض تعداد پوری کر کے ہمیں دکھا دیتا ہے۔ اور یہ کوشش نہیں کرتا کہ ان کے اندر اسلام کی حقیقی روح پیدا ہو تو یہ بالکل جھوٹ ہوگا۔ اگر ہم کہیں کہ وہ اسلام کے لئے قربانی کر رہا ہے۔ کیونکہ جو کچھ اس نے پیدا کیا وہ اسلام چاہتا ہی نہیں اسلام نے کب یہ کہا تھا کہ وہ ایسے لوگ پیدا کرے جو نام کے لحاظ سے تو مسلمان کہلائیں مگر اعمال کے لحاظ سے اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو اگر وہ ایسا کرتا ہے تو نہ صرف یہ کہ وہ کوئی قربانی نہیں کرتا بلکہ اسلام کی فتح کو پیچھے ڈالتا ہے۔ اس لئے کہ جو غلط راہ پر چلے ہوئے لوگ ہوں گے وہ آئندہ کے لئے اسلام کے رستہ میں روک بن کر کھڑے ہو جائیں گے۔

## یہی وجہ ہے

کہ میں آجکل اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ جو منافق ہیں ان کے متعلق لوگوں کو میرے پاس رپورٹ کرنی چاہیئے تاکہ میں انہیں جماعت سے الگ کر دوں۔ کیونکہ جو فسادیان میں منافق ہیں یا بیرونی جماعتوں میں وہ مخلصین کے راستہ میں روک بن جاتے اور انہیں بھی قربانیوں سے پیچھے ہٹانا چاہتے ہیں۔ پس چونکہ منافق آدمی اور لوگوں میں زہر پیدا کرتا اور مخلصوں کی جماعت کو سست بنانے کے درپے ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے متعلق جماعت کو علم ہو اور وہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہے

اسی طرح ایسی تبلیغ جس کے نتیجہ میں اسلامی تعلیم پر عمل نہیں ہوتا۔ وہ اسلام کی فتح کو قریب نہیں کرتی بلکہ دور ڈال دیتی ہے۔ پس میں اپنے ان مبلغوں کو جو اس وقت امریکہ جا رہے ہیں اور ان مبلغوں کو بھی جو انگلینڈ میں کام کر رہے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ اگر واقعہ میں مغرب کو جاتے ہوئے کوئی قربانی ہے تو وہ یہی ہے کہ

## صحیح اسلام کو وہاں قائم کیا جائے

ممکن ہے مبلغین میں سے بعض جذباتی آدمی ہوں اور اپنے گھر کو چھوڑنا پسند نہ کرتے ہوں۔ اور میں نے جیسا کہ بتایا ہے دو فیصدی اس قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کی قربانی جسمانی جذبات سے تعلق رکھنے والی ہوگی۔ بیرونی دنیا سے تعلق رکھنے والی نہ ہوگی۔ اور ان کی قربانی بھی تبھی اصلی قربانی ہوگی جبکہ وہ اس رَو کا مقابلہ کریں گے جو وہاں اسلام کے خلاف جاری ہے اور اسلام کو صحیح طریق پر لوگوں کے سامنے پیش کریں گے اگر وہ اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرنے کے نتیجہ میں مسلمان نہیں ہوتے تو نہ ہوں۔ مگر انہیں کھلے بندوں کہہ دیا جائے کہ سچی تعلیم یہی ہے اور اگر وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار ہوں تو پھر بھی انہیں صاف طور پر بتا دیا جائے کہ انہیں اسلام کی ان تعلیموں پر عمل کرنا پڑے گا۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ جب تک پہلے دن ہی کوئی شخص اسلام کی تمام تعلیموں پر عمل نہ کرنا شروع کر دے اُسے احمدیت میں داخل نہ کرو مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ انہیں صاف طور پر کہہ دو کہ گو آج تم میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں مگر تمہیں ان باتوں کو چھوڑنا پڑے گا اور ہم تم سے یہی امید کرتے ہیں کہ تم آج ہی ان باتوں کو چھوڑ دو گے۔ لیکن اگر آج نہیں چھوڑ سکتے تو مہینہ دو مہینے تین مہینے تک چھوڑ دو اس سے زیادہ انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ پس انہیں صاف طور پر کہہ دیا جائے کہ تم اسلام کی تعلیم کو اگر سچے طور پر ماننے کے لئے تیار ہو تو مانو ورنہ نہ مانو۔ اگر اس طرز پر کام کیا جائے اور دس سال تک بھی کوئی شخص مومن نہ ملے تو کوئی حرج نہیں بیس سال تک بھی کوئی مومن نہ ملے تو کوئی حرج نہیں۔ تیس سال تک بھی کوئی مومن نہ ملے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر اس قدر وضاحت سے اسلام کو پیش کر دینے کے بعد تیس سال کے لمبے انتظار کے بعد تمہیں ایک مومن بھی مل جاتا ہے تو پھر وہاں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ وہ شخص خود وہاں کے لئے معلم۔ ہادی اور راہنما کا کام دے گا۔ لیکن اگر اس قسم کا ایک آدمی پیدا نہیں کیا جاتا اور نام کے ہزاروں مسلمان پیدا کر دیئے جاتے ہیں۔ تو ان ہزاروں آدمیوں کی موجودگی میں بھی وہاں سے واپس آنا خطرہ سے خالی نہیں ہو سکتا ہمارے مبلغوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمانوں میں آج جس قدر فرقے پائے جاتے ہیں ان میں سے ہر فرقہ کسی نہ کسی کمزور مبلغ کی تبلیغ کا نتیجہ ہے اس نے تبلیغ کی مگر تبلیغ میں کمزوری دکھائی اور بعض باتوں کو صحیح رنگ میں پیش نہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے اور ان لوگوں کے اثر سے اور لوگ پیدا ہو گئے۔ اور ہوتے ہوتے وہ ایک فرقہ بن گیا۔ اس طرح اس فرقہ پر جس قدر ملامت ہوتی ہے اس کا ایک حصہ اس مبلغ کو بھی ملتا ہے جس کی کمزوری کے نتیجہ میں وہ فرقہ پیدا ہوا۔ آخر کوئی نہ کوئی کمزور مبلغ تھا جس نے بعض باتوں میں کمزوری دکھائی اور لوگوں کو ڈھیل دے دی۔ اس نے سمجھا کہ یہ معمولی بات ہے۔ مگر لوگوں کے لئے اس کی کمزوری مہلک ثابت ہوئی اور وہ ایک نئے فرقہ کے رنگ میں رونما ہو گئی۔ آج جتنے شقاق مسلمانوں میں نظر آتے ہیں یہ بعض مبلغین کی کمزوری کا ہی نتیجہ ہیں

**تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ — ۲۸ فروری سنہ ۱۹۶۱ء**

اسی طرح جو شقاق آج ہندو مذہب میں نظر آتا ہے یہ بھی کسی ہندو مبلغ کی کمزوری کا نتیجہ تھا گو ہندو مذہب آج سچا نہیں مگر کسی وقت سچا تھا۔ جو شقاق آج عیسائیت میں نظر آتا ہے یہ بھی کسی عیسائی مبلغ کی کمزوری کا نتیجہ تھا گو عیسائی مذہب آج سچا نہیں مگر کسی وقت سچا تھا۔ جو شقاق آج بدھوں میں نظر آتا ہے یہ بھی کسی بدھ مبلغ کی کمزوری کا نتیجہ تھا گو بدھ مذہب آج سچا نہیں۔ مگر کسی وقت سچا تھا۔ غرض ان تمام فرقوں کی لعنتیں ان کمزور مبلغوں پر بھی پڑتی ہیں جو اس شقاق اور تفرقہ کے موجب ہوئے کیونکہ اس تفرقہ اور شقاق کی بنیاد انہی کے ہاتھوں سے پڑی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے فرمایا ہے کہ جس شخص سے کوئی ہدایت پاتا ہے اس کی

## نیکیوں کا ثواب

جس طرح اس شخص کو ملتا ہے جو نیکی کر رہا ہو اس طرح ایک حصہ ثواب کا اس شخص کو بھی ملتا ہے جس کے ذریعہ اس نے ہدایت پائی ہو اسی طرح آپ نے فرمایا کہ جس شخص کے ذریعہ کوئی دوسرا شخص گمراہ ہوتا ہے اسی گمراہی اور ضلالت کا گناہ جس طرح اسے ملتا ہے اسی طرح اس شخص کو بھی گناہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ گمراہ ہوا ہو

# خدام الاحمدیہ کے اعلانات

**شعبہ مال**:- خدام الاحمدیہ کے مالی سال ۶۱-۱۹۶۰ء کی پہلی سہ ماہی ۳۱ر جنوری ۱۹۶۱ء کو ختم ہو چکی ہے لیکن ابھی تک آمد کی رفتار بہت سست ہے اس لئے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ چندہ جات کی وصولی کی طرف خاص توجہ کریں۔ نیز وصول شدہ چندہ اکٹھا کر کے اپنے پاس نہ رکھا کریں۔ بلکہ جس قدر بھی چندہ اکٹھا ہو ہر ماہ کی بیس تاریخ کو مرکز میں بھجوا دیا کریں امید ہے جملہ قائدین ان امور کا خیال رکھیں گے۔

**اعتماد**:- جیسا کہ پہلے بھی کئی مرتبہ درخواست کی جا چکی ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک قائد یا زعیم کے انتخاب نہیں کرائے۔ وہ براہ کرم بہت جلد انتخاب کر کے مرکز میں بغرض منظوری بھجوائیں۔ انتخاب قواعد کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اور اس کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر آنی چاہیئے۔ یہ فارم مجالس کو پہلے بھجوائے جا چکے ہیں۔

اسی طرح بہت کم مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹ آرہی ہے۔ رپورٹ سے کسی مجلس کی کارکردگی کا پتہ لگ سکتا ہے جملہ قائدین اس طرف فوری توجہ کریں اور ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں ضرور بھجوا دیا کریں۔

**تربیت و اصلاح**:- رمضان المبارک کا مقدس مہینہ شروع ہو چکا ہے اللہ تعالے کا قرب حاصل کرنے کا یہ عظیم الشان موقعہ ہے جملہ خدام سے درخواست ہے کہ اس مہینہ کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اپنے نفوس کا تزکیہ کریں نمازیں خشوع خضوع سے ادا کریں اور جائز شرعی اجازت کے بغیر روزہ نہ چھوڑیں اور یہ مہینہ ذکر و عبادت الٰہی میں بسر کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی کامل صحت کے لئے اس مہینہ میں تہجد کے وقت دعائیں کریں۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ معلوم نہیں آئندہ سال کس خوش قسمت کو یہ دن پھر میسر آئیں۔

**ربوہ**:- مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ مورخہ ۲ر ۱۲ زیر صدارت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے فضائل رمضان کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب نے تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ہر خادم کو اس میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ آخر میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے رمضان کی برکات کے متعلق خدام کو توجہ دلائی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

# حضرت حافظ عبدالعلی صاحب مرحوم وکیل سرگودہا کے حالات زندگی

مکرم عثمان علی مخدوم صاحب انکم ٹیکس آفیسر جھنگ اپنے نانا صاحب مرحوم حضرت حافظ عبدالعلی صاحب وکیل سرگودہا کے حالات زندگی ضبط تحریر میں لانے کا ارادہ رکھتے ہیں اُن اصحاب کی خدمت میں جو حضرت حافظ صاحب مرحوم کی زندگی کے واقعات یا کسی خاص واقعہ کا علم رکھتے ہوں درخواست ہے کہ وہ مذکورہ حالات واقعات کی تفصیل سے مکرم مخدوم صاحب موصوف کو مندرجہ بالا ایڈریس پر مطلع فرمائیں اور اس طور پر اس کار خیر میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(صلاح الدین احمد منشی فاضل ربوہ)

# علمی مذاق رکھنے والے انگریزی دان احباب کی توجہ کیلئے

از مکرم سید داؤد احمد صاحب منیجنگ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ

خاکسار اس اعلان کے ذریعہ تمام ایسے احباب کی توجہ جو انگریزی زبان میں مضامین لکھتے ہیں رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالے نے آپ کو ایک غیر زبان سیکھنے اور سمجھنے کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ اور اس کا تقاضا ہے کہ شکرانہ کے طور پر آپ اس طاقت کو اسلام کے دفاع کے لئے بھی استعمال کریں۔ ریویو کے ایکزار کے قریب پرچے غیر ممالک میں جاتے ہیں اور قارئین کی طرف سے جو خطوط ہمیں موصول ہوتے رہتے ہیں۔ ان سے ان کی دلچسپی ظاہر ہوتی ہے ایک صاحب نے امریکہ سے یہاں تک لکھا ہے کہ ریویو تو میرے لئے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسے مچھلی کے لئے پانی ہوتا ہے۔ یہ میری روح کے لئے تسکین کا موجب ہے اور اگر کوئی پرچہ مجھے پر نہ ملے۔ تو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی کئی سو انفرادی خریدار ہیں۔ جن کے علاوہ اندرون و بیرون پاک بہت سی لائبریریوں میں بھی جاتا ہے۔

ریویو کا علمی معیار خدا کے فضل سے ترقی پر ہے۔ لیکن ابھی ضروری ہے کہ اسے اور بلند کیا جاوے تاکہ غیر احباب کے سامنے اسلام کی خوبیاں پورے طور پر آتی رہیں۔ لہٰذا میں آپ احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کچھ وقت نکال کر مضامین لکھنے کی طرف توجہ فرماویں۔ بہتر ہوگا کہ ان بے شمار موضوعات میں سے جن پر اسلام کی خوبیاں ثابت کرنے کے لئے لکھا جا سکتا ہے اپنے لئے کوئی ایک موضوع منتخب کر لیں۔ مضامین اندازاً ۸ سے ۱۰ صفحات تک کے ہونے چاہئیں۔

اس سلسلہ میں ہم خصوصاً تعلیمی لائن میں کام کرنے والے احباب سے مخاطب ہیں۔ کہ وہ اپنے علم کو مدنظر رکھ کر اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا رد پیش کریں۔

یاد رکھیں۔ اس وقت اسلام پر ساری دُنیا نے قلم سے شدید حملہ کیا ہوا ہے اور اس کا دفاع ہی حقیقی جہاد ہے۔ شاید ہی کوئی عقیدہ یا حکم اسلام کا ہو جس پر خصوصاً عیسائی دنیا نے اعتراض نہ کیا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جوابی حملہ اسلام کے دفاع کا شروع کیا تھا ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اسے جاری رکھیں۔ اور کسی محاذ پر کمزوری نہ آنے دیں۔ تا وقتیکہ اسلام ساری دنیا میں نہ پھیل جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ علمی مذاق رکھنے والے احباب خاص طور پر اس طرف توجہ دیں گے۔

جو احباب انگریزی میں نہیں لکھ سکتے وہ بے شک اردو ہی میں لکھ دیں اُن کے مضامین کا ترجمہ کروا لیا جائے گا۔ نیز اگر آپ کو عنوان کے انتخاب میں دقت پیش آوے۔ تو خاکسار ہر وقت مشورے کے لئے حاضر ہے۔

# چوہدری غلام محمد خان صاحب کی وفات

محترم چوہدری غلام محمد خان صاحب جو پھگلانہ ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے تھے اور اب چک ۶۸ ج ب ضلع لائلپور میں مقیم تھے مورخہ ۱۶ر فروری ۱۹۶۱ء کو بعمر ۸۶ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۱۷ر فروری بروز جمعۃ المبارک آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا بعد نماز عصر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔

مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ کی بیعت ۱۸۹۳ء کی تھی۔ آپ بہت مخلص اور خدمت دین کا خاص جذبہ رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ نے چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالے آپ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

# تقرر امیر حلقہ و نائب امیر مقامی

چوہدری عنایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دہرگہ کو امیر حلقہ بدوملہی اور چوہدری مراد علی صاحب کو جماعت احمدیہ چک ۱۳۲ بہوڑو کا نائب امیر ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

# جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں میں نے کیا دیکھا

(از مکرم غلام محمد صاحب بخاری ایڈیٹر ویکلی اخبار "سچائی" میرپور خاص ضلع تھرپارکر)

بہت دنوں سے دلی خواہش تھی کہ احمدیہ جماعت کا سالانہ اجتماع دیکھوں۔ بفضل خدا مجھے اب کے اس سالانہ اجتماع میں شرکت کا موقع ملا اور میں میرپور خاص سے ٹرین میں سوار ہو کر چناب کے ذریعے ربوہ پہنچا۔ ویسے تو میں بارہا ربوہ جا چکا تھا۔ لیکن اس مرتبہ خاص طور پر جلسہ میں شرکت کرنے گیا تھا۔ اسٹیشن ربوہ پر جماعت کا استقبالیہ خیمہ نصب تھا۔ میں نے ٹرین سے اتر کر فوراً استقبالیہ کے دفتر سے شہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے رہائشی مقام دریافت کیا نیز ایک قلی کی ضرورت ظاہر کی۔ فوراً قلی آیا اسے رہائش کی جگہ بتائی گئی۔ مجھے چھ آنے قلی کو دینے کے لئے کہا گیا جو میں نے وہاں پہنچ کر قلی کو دئیے۔ میرے خیال میں یہ مزدوری بالکل واجبی تھی ورنہ ایسے موقع سے فائدہ اٹھا کر انجان لوگوں کو قلی بہت تنگ کرتے ہیں۔ رات ۸ بجے کے قریب پہنچتے ہی جماعت کے لنگر خانے سے ہر ایک کو کھانا ملا۔ رہنے کے مقام پر روشنی کا انتظام تھا۔ میں اپنا بستر بچھا کر لیٹ گیا۔ صبح کی اذان ہوئی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد سندھ کے بہت سے واقف حضرات سے میری ملاقات ہوئی۔ محمد اسماعیل صاحب خالد میرے ایک دوست آ کر مجھے اپنے عزیز ڈاکٹر صاحب کے مکان پر لے گئے۔ مجھے گلے کی خرابی کی شکایت تھی۔ میں خالد صاحب کے ساتھ فضل عمر ہسپتال گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اچھی طرح میرے گلے کا معائنہ کیا اور دوا دیدی۔ اس کے بعد میں جماعت کے دفاتر دیکھنے گیا۔ دفتر کا انتظام نیز کارکنان جماعت کی انتظامی صلاحیتیں دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ ایک عظیم جماعت کے چلانے کے لئے دفاتر میں محکمہ وار بہت اچھا انتظام ہے۔ اسکول و کالج ہیں۔ نیز خدام احمدیہ وغیرہ کے بڑے دفاتر ہیں۔ اس کے بعد میں بہشتی مقبرہ دیکھنے گیا۔ تو میں مخالفین سے کافی باتیں سن چکا تھا۔ لیکن مجھے ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی وہاں نظر نہیں آئی۔ ایک شہر خموشاں تھا۔ جس کی ایک چہار دیواری میں خلیفہ صاحب کے خاندان کے افراد مدفون ہیں۔ ان کے گرد دوسرے احمدی حضرات مدفون ہیں جنہوں نے بیعت کی تھی اور وہ جماعت کی ترقی کے لئے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنی زندگی میں دیتے رہے نیز وفات کے بعد دسواں حصہ اپنی جائیداد سے دینے کے لئے وصیت فرما گئے ہیں۔ ان کے مزار خام ہیں ان کے اوپر کتبے نصب ہیں جن پر ان کے نام

بیعت کی تاریخ اور جائے سکونت وغیرہ کندہ ہے۔ اور وفات کی تاریخ بھی درج ہے۔ شناخت کے لئے نمبر لگا ہوا ہے۔ مخالفانہ پروپیگنڈا کے بموجب کچھ بھی نہ تھا۔ البتہ اس شہر خموشاں میں بھی ایک تنظیم نظر آ رہی تھی۔ فاتحہ خوانی باقاعدہ ہو رہی تھی۔ اس کے بعد میں مسجد مبارک میں نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ جہاں خلیفہ صاحب کے چھوٹے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نماز کے بعد تین جنازے آئے ہوئے تھے ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ تقریباً سب نمازیوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ سب نے جنازہ اٹھانے کے کار ثواب میں حصہ لیا اور شہر خموشاں تک شرکت کی۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۰ء کا دن تھا۔ ربوہ میں کافی چہل پہل تھی۔ دور دور سے احمدیت کے شیدائی قطار اندر قطار منظم بشاش بشاش چہروں سے چلے آ رہے تھے۔ یدخلون فی دین اللّٰہ افواجاً کا منظر تھا۔ عاشقان احمدیت کا جوش مارتا سمندر موجزن تھا۔ ربوہ کا شہر جو کوہ سبز کنارہ چناب تازہ آباد ہوا ہے یہ گاؤں آج بین الاقوامی شہر نظر آ رہا ہے۔ پاکستانی احمدیوں کے ماسوا۔ ہندوستانی۔ برمی۔ افریقی۔ سیام انڈونیشیا۔ ڈچ۔ امریکن۔ جرمن احمدی بھی تھے۔ اسی رات مسجد مبارک میں چالیس زبانوں میں مبلغین و مبشرین نے تقاریر کیں۔ انتظام بحد قابل تعریف تھا۔ دوسرے دن صبح جلسہ کا افتتاح جماعت کے خلیفہ صاحب نے کیا۔ باوجود شدید علالت کے بھی ان کے چند کلمات ہمارے کانوں تک پہنچے جن میں انتہا کا سوز و گداز تھا۔ سنتے ہی رقت طاری ہو جاتی تھی۔ احمدیت کو دنیا تک پہنچانے اور رسول اکرم صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدنی حادیٔ دوجہاں کی عظیم محبت کا پیغام تھا۔ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے عزم کا اظہار تھا۔ آنکھیں پر از الفت و محبت تھیں۔ تقریباً ۱۰ گھنٹے تک تقریر جاری رہی۔ تنظیم کا انتظام قابل دید تھا اور یہ حکم تھا کہ خلیفہ صاحب کے آنے پر کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ سب اس حکم کے بعد باوجود اشتیاق کے اپنی اپنی جگہ پر بُت بنے بیٹھے رہے اس کے بعد بعض دوسرے مقررین نے تقاریر کیں جن کے موضوعات و وقت مقرر تھے اور وقت کی پابندی کا از حد خیال رکھا جاتا تھا۔ ہر طرف جماعت کے کارکن خدمت خلق کے لئے متعین تھے۔ کوئی جھگڑا فساد یا چوری وغیرہ کی واردات باوجود ڈھونڈنے کے نظر نہ آئی۔ پولیس کے چند افراد بیٹھے باقی نصیب

کارکنان جماعت کام انجام دے رہے تھے جلسہ دوسرے دن بھی وقت مقررہ پر ہوا اس میں خلیفہ صاحب کے بڑے فرزند مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے ایک جامع تقریر کی شام کو امام جماعت احمدیہ کے چھوٹے فرزند مرزا طاہر احمد صاحب نے وقف جدید کے متعلق پر اثر انداز میں تقریر کی نیز جماعت کے آگے بڑھنے کے لئے پُر اثر انداز میں اپیل کی ان کی سورۃ فاتحہ پڑھنے کی طرز بڑی سوز و گداز والی تھی۔ تیسرے دن بھی بعض جماعت کے چوٹی کے مقررین نے تقاریر کیں نیز امام جماعت کی ایک ٹیپ ریکارڈ تقریر سنائی گئی آخری اجتماع میں بین الاقوامی عدالت کے جج و سابق وزیر خارجہ پاکستان چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے افریقہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے متعلق بہت جامع تقریر کی ان تین دنوں کے اجتماع کو دیکھنے سے میرے دل میں جو مخالفانہ تأثرات تھے وہ خدشات کافی حد تک رفع ہو گئے آخری دن جناب خلیفہ صاحب کی ملاقات سے بھی شرف اندوز ہوا۔ نیز مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی زیارت کی انہوں نے دعائے خیر سے بندہ کو نوازا۔ دیگر احباب کے ساتھ تقریباً ساٹھ ہزار افراد نے اجتماع میں شرکت کی یہ ساٹھ ہزار نفوس ساٹھ ہزار کتاب زندہ تھے جن میں سے اکثر کو میں نے پڑھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نام ہے جماعت کا اگر جماعت بندی نہیں صحیح اسلام نہیں۔ اس وقت ایسی کوئی منظم جماعت نہیں فرقہ بندیاں ہیں عقائد کے جھگڑے ہیں۔ قلوبہم شتّٰی اشداء علی الکفار کے بجائے علی المسلمین والا حال ہے۔ کوئی اخوت نہیں کوئی مساوات نہیں کوئی برادری نہیں ہر طرف ایک اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ ایسے حالات اور اندھیرے میں جماعت احمدیہ ایک دنیا داروں

کی جماعت ہے جس میں اسلام کی سچی محبت نیز انسانیت کے لئے سچی ہمدردی موجزن ہے اور مذہب اسلام کو احمدیت نے دنیا کے کناروں تک پھیلانے کی انتہائی کوشش کی ہے۔ ہر جگہ شان اسلام کو قائم رکھنے کے لئے مساجد بنائی ہیں۔ نیز عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکتے رہے ہیں۔ دنیا کے سب ممالک میں اپنے مبلغین بھیجکر بہت دینی خدمت کی ہے اسلام کا صحیح جذبہ ان میں بدرجہ کمال کار فرما ہے میں باوجود سخت احمدیت کے مخالف ہونے کے بھی اسباب کو الم نشرح کرنے کو تیار ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ حق بجانب ہوں کہ اگر اسلام پر چلتا ہے تو اس وقت سوائے احمدی جماعت کے اور کوئی ایسی منظم تنظیم نہیں ہے جو مذہب اسلام کا زندہ نمونہ ہو۔ بس بڑی قسمت والے ہیں وہ لوگ جو دین اسلام کے خاطر اسلام کی عظیم ترقی کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور اپنی زندگی اپنا تن۔ من۔ دھن سب کچھ قربان کر رہے ہیں خدا ہمیں بھی توفیق عطا کرے تاکہ دین اسلام کے لئے کوشش کرتے ہوئے انسانیت کے امن و سلامتی کے لئے کوشاں رہیں احباب اس خاکسار کے لئے دعائے خیر فرمائیں نیز میں ان دوستوں کا تہ دل سے مشکور و ممنون ہوں جنہوں نے مجھے اپنی نوازش و کرم اور اخلاص باللہ سے نوازا۔





زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

# تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیدار ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کیلئے منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔
(ناظر اعلیٰ)

نام جماعت و ضلع

## سیالکوٹ چھاؤنی

چوہدری سردار خانصاحب ۔ پریذیڈنٹ

## دھیر کے کلاں ضلع گجرات

صوبیدار چوہدری اللہ دتہ صاحب ۔ پریذیڈنٹ

## فورٹ عباس ضلع بہاولنگر

چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ ۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد
" " " امور عامہ

## چک ۲۰۹ R-B ضلع لائلپور

چوہدری رشید احمد صاحب ۔ پریذیڈنٹ
" " " امین
چوہدری غلام احمد صاحب ۔ سیکرٹری مال
" " محاسب

## چک ۴۲ شمالی ضلع سرگودھا

میاں شیر محمد صاحب ۔ پریذیڈنٹ
" " امین
میاں اللہ بخش صاحب ۔ سیکرٹری مال

نام جماعت و ضلع

## رحیم آباد ضلع نواب شاہ

حمید اللہ خانصاحب ۔ سیکرٹری مال

## چک ۱۲۵ لدھڑ

تحصیل و ضلع لائلپور

چوہدری بارے خانصاحب نمبردار ۔ پریذیڈنٹ
" " " امین
چوہدری عاشق حسین صاحب ۔ سیکرٹری مال
" " محاسب

## مسن خورد ضلع رحیم یارخاں

چوہدری شاہ محمد صاحب ۔ پریذیڈنٹ
" " " امین
چوہدری غلام رسول صاحب ۔ سیکرٹری مال
" " محاسب

## بنکوں میں محفوظ زیورات

بعض احباب اپنے گھروں کے زیورات وغیرہ بنکوں میں محفوظ کرا دیتے ہیں۔ اگر ایسے زیورات پر ایک سال گذر جائے تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے۔ لہٰذا یہ مسئلہ احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔
(ناظر بیت المال ۔ ربوہ)

## درخواست دعا

مکرم محمد جی صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر میڈیکل سروسز ملتان ڈویژن بذریعہ کار ملتان سے لائلپور جارہے تھے۔ منٹگمری کے قریب ان کی کار کو حادثہ پیش آیا۔ ان کے جسم پر شدید ضربیں آئی ہیں۔ اور آجکل سول ہسپتال منٹگمری میں زیر علاج ہیں۔ اب طبیعت روبصحت ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ سے ان کی جلد اور مکمل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد اجمل شاہد مسجد احمدیہ منٹگمری)

# "اسلام زمین کے کناروں تک"

## وائی ایم سی اے ہال لاہور میں احمدی مبلغین کی کامیاب تقاریر

مورخہ ۵ فروری بروز اتوار "اسلام زمین کے کناروں تک" کے موضوع پر وائی ایم سی اے ہال لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر کرنل محمد عطاء اللہ صاحب (ریٹائرڈ) منعقد ہوا جس میں ایک ہزار کے قریب شہر کے معزز اصحاب نے شرکت فرمائی۔ حاضرین کی کثرت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ بہت سے احباب کو ہال کے باہر کھڑے ہوکر تقاریر سننا پڑیں۔

تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے مربی لاہور شیخ عبدالقادر صاحب فاضل نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ مکرم شیخ صاحب نے جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی تدریجی ترقی کا جائزہ لیا اور بتایا کہ جلسہ کی غرض و غایت حاضرین کو بیرونی ممالک میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے روشناس کرنا ہے۔ اس کے بعد عثمان یوسف طالب علم مغربی افریقہ نے اپنی تمنا کا اظہار کیا کہ "افریقہ کا دیو ہیکل اب خواب غفلت سے بیدار ہو رہا ہے۔ آئیے سب مل کر دعا کریں کہ اس کی آنکھیں اسلام میں کھلیں"۔

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج التبلیغ مغربی افریقہ نے اکیس سالہ قیام افریقہ کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات سنائے۔ مکرم مولوی صاحب نے احمدی مبلغین اسلام کی مساعی کے مقابل پر عیسائیت کی ناکامی کے حالات بیان کئے۔ بعد ازاں مولوی امام الدین صاحب نے جوش سے ملایا۔ سنگاپور اور انڈونیشیا میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں اور اب حال ہی میں رخصت پر تشریف لائے ہیں۔ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی دلچسپ روئیداد بیان کی صدر سکارنو اور دیگر اعلیٰ اراکین کے تاثرات خاص دلچسپی سے سنے گئے۔

مولوی محمد منور صاحب نے مشرقی افریقہ میں تبلیغی حالات اور مبلغین اسلام کی انتھک کوششوں ۔ اللہ تعالیٰ کی تائید غائبی اور تبلیغ کے خوشکن نتائج پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔

سید جواد علی صاحب بی اے نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مسلمانوں کی امداد۔ لٹریچر کی اشاعت ۔ رسالہ مسلم سن رائز۔ انفرادی ملاقاتیں یونیورسٹیوں اور کالجوں میں لیکچر اور اخبارات میں مضامین وغیرہ کا مفصل تذکرہ کیا

پانچ منٹ کے لئے محی الدین صاحب آف انڈونیشیا تشریف لائے ان کا لب و لہجہ سن کر بہت لوگوں کو یہ احساس ہوا کہ کوئی غیر ملکی نوجوان حاضرین کو خطاب کر رہا ہے صاحب صدر نے سامعین کو بتایا کہ یہ نوجوان ۵۲ء سے ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں محی الدین صاحب نے امید ظاہر کی کہ وہ دن جلد آنے والا ہے جب ساری دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گی انشاء اللہ

صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ لائبیریا کی ٹھوس تقریر بھی بڑی دلچسپی سے سنی گئی آپ نے لائبیریا کے ارکان حکومت اور دیگر معززین کا اسلام کی طرف رجحان کی تفصیل دلکش پیرایہ میں بیان کی۔

آخر میں "اسلام اور امن عالم" کے موضوع پر مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری کی تقریر جو در اصل ایک پرمغز مقالہ کا رنگ رکھتی تھی۔ حاضرین کی دلچسپی کا باعث بنی۔ سامعین نے پوری دلجمعی اور سکون کے ساتھ آپ کی تقریر سنی۔ آپ نے متعدد آیات قرآنی کی تشریح کرتے ہوئے اسلام کے وہ زریں اصول بیان فرمائے جن پر عمل پیرا ہونے سے امن عالم بحال ہو سکتا ہے۔

صاحب صدر نے ہر مقرر کا مناسب الفاظ میں تعارف کرایا اور اپنی اختتامی تقریر میں حاضرین کو ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا جو مجاہدین اسلام کی امداد کے سلسلہ میں اُن پر عائد ہوتی ہیں یہ جلسہ تین بجے شروع ہوکر ۵-۳۰ شام دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ جلسہ میں کالج کے پروفیسر وکلاء۔ تجار طلباء اعلیٰ علمی طبقہ کے احباب بکثرت شریک ہوئے۔ متعدد خواتین بھی تشریف لائیں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے باوجود علالت کے شرکت فرمائی۔ (نامہ نگار)

## گورنمنٹ کالج جہلم کے آل پاکستان اردو مباحثہ میں

### ٹرافی تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے جیتی

یہ امر باعث مسرت ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین نے گورنمنٹ کالج جہلم میں منعقد ہونے والے کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ میں ٹرافی جیت لی ہے مباحثہ کا عنوان تھا:-

"جو کام کچھ کر رہی ہیں قومیں انھیں مذاق سخن نہیں ہے"

اس مباحثہ میں پاکستان کے مختلف کالجوں کی متعدد نمائندہ ٹیموں نے شرکت کی۔ ہمارے کالج کے عطاء المجیب صاحب راشد اول آئے اور لطیف الحق خان صاحب چہارم قرار پائے۔ اس طرح مجموعی طور پر ہماری نمائندہ ٹیم اول رہی۔

احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور مقررین کی مساعی میں برکت دے آمین۔ (سیکرٹری کالج یونین)

## تعلیم الاسلام کالج کے چار کھلاڑی پنجاب باسکٹ بال ٹیم میں منتخب ہوگئے

ربوہ ۱۸ر فروری۔ یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ تعلیم الاسلام کالج کے چار کھلاڑی پنجاب باسکٹ بال ٹیم میں منتخب ہوگئے ہیں صوبائی سطح پر باسکٹ بال کے یہ مقابلے پنجاب یونیورسٹی گراؤنڈ میں ۱۳ر سے ۱۵ر فروری تک منعقد ہوتے رہے جن میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم بھی شامل ہوئی تھی۔ پندرہ فروری کی شام کو سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کی سلیکشن کمیٹی کا اجلاس وائی ایم سی اے میں منعقد ہوا جس میں دیگر کھلاڑیوں کے علاوہ ربوہ کے مندرجہ ذیل کھلاڑی پنجاب ٹیم میں منتخب کئے گئے۔ ۱۔ محمود جمال ۲۔ سعید احمد ۳۔ خالد تاج ۴۔ لطیف احمد (ریزرو)

واضح رہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم امسال پہلی مرتبہ ان مقابلوں میں شامل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی کالج کو مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

## درخواست دعا:-

خاکسار کے والد محترم عرصہ دو ماہ سے صاحب فراش چلے آرہے ہیں اسی طرح میرے ماموں جان بھی درد گردہ سے کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب کرام درویشان قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود سے درمندانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد اسحٰق کارکن ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)













رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴